سوال

(339) مایوس کن حالات میں شادی نہ کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

میرے معاشرتی اور مادی حالات ایسے ہیں کہ میں شادی کی عمر سے گذر کر مایوسی کی دہلیز پر جا بیٹھی ہوں، اب میرے لئے شادی کرنا ناممکن ہے، اس سلسلہ میں میرے راہنمائی کریں کہ مجھے کیا کرنا چاہیے، ممکن ہے میرے جیسی دوسری لڑکیوں کو بھی اس سے راہنمائی مل جائے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

نکاح کے سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لڑکیوں کے ورثا کو یہ ہدایت دی ہے: ''جب تمہارے پاس کسی ایسے شخص کا پیغام آئے جس کا دین اور اخلاق وعادات تمہیں پسند ہوں تو اسے بچی کا رشتہ دے دو، اگر ایسا نہ کروگے تو پھر زمین میں فتنہ اور فساد ہوگا۔'' [1]

اس حدیث کے پیش نظر ہم لوگ اس بات کے پابند ہیں کہ لڑکی کے نکاح کے لئے دین اور اخلاق کو دیکھا جائے لیکن ہمارا معیار برادری اور مالداری ہے جس نے ہمارے معاشرہ کو تباہ کرکے رکھ دیا ہے، جوان بچیاں شادی کے انتظار میں بوڑھی ہوجاتی ہیں، جیسا کہ سوال میں ذکر ہوا ہے اور وہ مایوس ہوکر گھر میں بیٹھی رہتی ہیں، ایسے حالات میں عورتوں کو چاہیے کہ وہ عجز وانکسار کے ساتھ اللہ کے حضور دعا کریں، اللہ تعالیٰ ان کے لئے کوئی سبب ضرور پیدا کرے گا، ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور جب میرے بندے آپ سے میرے متعلق دریافت کریں تو انہیں بتادیں کہ میں بہت قریب ہوں، جب کوئی پکارنے والا مجھے پکارتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں، لوگوں کو چاہیے کہ وہ میرے احکام قبول کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ وہ راہ راست پر آجائیں۔'' [2]

اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا درج ذیل ارشاد بھی سنگ میل کی حیثیت رکھتا ہے: ''جان لو! یقیناً ناپسندیدہ چیزوں پر صبر کرنے میں بہت سی خیر وبھلائی ہے، یقیناً اللہ کی نصرت، صبر کے ساتھ، خوشحالی، بدحالی کے ساتھ اور آسانی تنگی کے ساتھ ہے۔'' [3]

بہر حال ایسی عزت مآب خواتین سے ہماری گذارش ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا تعلق مضبوط اور مستحکم کریں کیونکہ وہی مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے، امید ہے کہ وہ ضرور کشادگی پیدا کرے اور خزانہ غیب سے کوئی بندوبست فرمائے گا تاکہ یہ خواتین باعزت زندگی بسر کرسکیں۔

---

[1] سنن الترمذی، النکاح: ۱۰۸۴۔

[2]البقرۃ:۱۸۶۔

[3]مسند امام احمد ص ۳۰۸ ج ۱۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد4۔ صفحہ نمبر:307

محدث فتویٰ